بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ موٴرخہ (18/12/2020)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

- رسول اللہ صلعم کی آخری بیماری کے دوران روایت میں ملتا ہے کہ اس وقت آپ نے اپنی ازواج سے اجازت لیکر حضرت عائشہ کے گھر مسلسل قیام فرمالیا تھا۔ اس دوران حضرت عباس اور حضرت علی نے آپ صلعم کی تیارداری کی۔ حضرت عباس کے متعلق روایت میں ملتا ہے کہ آپ نے حضرت علی کو مشورہ دیا کہ رسول اللہ صلعم سے ان کے بعد خلافت کے متعلق دریافت کریں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

- رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد حضرت علی، حضرت فضل اور حضرت اسامہ بن زید نے آپ کے جسم مبارک کو غسل دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ آپ نے فوراً بیعت کرلی تھی جبکہ بعض کا خیال ہے کہ کچھ دیر بعد آپ نے بیعت کی تھی۔ ایک روایت میں ذکر ملتا ہے کہ ایک مرتبہ بیعت کے وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت علی کو سامنے نہ پایا تو ان کو گھر سے بلایا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے، کیا تم مسلمانوں کی طاقت توڑنا چاہتے ہو۔ حضرت علی نے فرمایا کہ اے رسول اللہ صلعم کے خلیفہ گرفت نہ کیجئے۔ اس کے بعد آپ بیعت میں شامل ہوئے۔

- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام روایات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے فوراً بیعت کرلی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کے متعلق یہ ذکر ملتا ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکر کی بیعت کے متعلق کچھ دیر کی تھی۔ لیکن پھر گھر جا کر فوراً ہی واپس آکر بیعت کرلی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں یہ خیال آیا ہوگا کہ یہ بڑی معصیت ہے۔ اس لئے آپ نے فوراً واپس آکر بیعت کرلی۔

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پہلے تین خلفاء کی نسبت بہت سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان کو جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی منافقین میں شامل تھے اور وہ دنیاداری میں پڑ گئے تھے۔ آپ تقریباً ۳۰ سال تک ان کافروں اور غاصبوں کا ساتھ دیتے رہے۔ مسلسل آپ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا ساتھ دیا۔ اگر آپ ان کے کفر سے واقف تھے تو کیوں آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت نہ کرلی۔ آپ کو چاہئے تھا کہ نہ صرف ان کو چھوڑ جاتے بلکہ لوگوں کو ان کے خلاف جنگ پر ابھارتے۔

- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلی ۳ خلافتوں کے دوران بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد بہت سے منافقین نے سر اٹھایا اور ہزاروں لوگ جھوٹے دعویداروں مثلاً مسیلمہ اور طلیحہ کے گرد جمع ہوگئے اور مدینہ پر حملہ کی تیاری شروع کر دی۔ اس وقت مدینہ کے دفاع کی خاطر حضرت علی نے حضرت ابو بکر کے تحت خدمت سرانجام دی۔

- اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایرانیوں کے خلاف جنگ میں اور حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں حضرت علی ہمیشہ خلفاء کے ساتھ رہے اور ان کو مشورے دیتے رہے۔ مثلاً ایک روایت میں ملتا ہے کہ حضرت عثمان نے ایک مرتبہ حضرت علی سے پوچھا کہ آخر ان سب پریشانیوں اور مسائل کی وجہ کیا ہے۔ حضرت علی نے کھل کر آپ کو مشورہ دیا کہ یہ سب آپ کے اعمال کی بے اعتدالیوں کا نتیجہ ہے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے ان اعمال کو حضرت عمر کی طرح ہی منتخب کیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ ہاں یہ صحیح ہے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گرفت بہت سخت تھی۔ لیکن آپ بعض اوقات ضرورت سے زیادہ نرمی کا اظہار کرتے ہیں۔

- جب دشمنوں کی طرف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اور آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی حفاظت کیلئے ہر دم کوشش کی اور اپنے بیٹوں کو بھی ان کی حفاظت کیلئے بھیجا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے واقعات تفصیل سے بیان فرمائے۔

- آخر میں حضورِ انور نے الجزائر اور پاکستان کے احمدیوں کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کی حفاظت فرمائے اور دشمنوں کو اپنے انجام تک پہنچائے۔ آمین